

اگر قرآنِ کریم کو بنظرِ ایمان دیکھا جائے تو پورا قرآن
حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت ہے۔

ساری کثرت پاتے یہ ہیں



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و ما مضی

اَفکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

فہرست

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بے شمار نعمتوں اور فضیلتوں سے نوازا، جو نہ صرف ان کی ذاتِ مبارکہ کے لیے بلکہ ان کی امت کے لیے بھی عظیم بشارت کا ذریعہ ہیں۔ قرآنِ مجید میں مختلف مقامات پر ان انعامات کا ذکر کیا گیا ہے، جن میں سے ایک عظیم نعمت "حوضِ کوثر" ہے جس کا ذکر سورۃ الکوثر اور اس کے علاوہ متفرق احادیث میں کیا گیا ہے۔

﴿اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴾ یہ عظیم آیت، اللہ پاک کی طرف سے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے ایک خصوصی بشارت ہے، جو ان کی بے مثال عظمت اور مقام کو ظاہر کرتی ہے۔ اس ایک جملے میں خیر و برکت اور عظمت کی ایک وسیع کائنات پوشیدہ ہے، جو ہمارے آقا حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا کی گئی۔ "الکوثر" کے مختلف معانی علمائے کرام نے بیان کیے ہیں، جن میں کثرتِ خیر، عظیم فضیلت، اور بے شمار روحانی و مادی نعمتیں شامل ہیں۔ اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ عظیم خبر دی کہ انہیں بے پناہ نعمتوں سے نوازا گیا ہے، جن میں سے نمایاں نعمت "حوضِ کوثر" ہے، جس سے قیامت کے دن مومنین کو سیراب کیا جائے گا۔

اس رسالے **"ساری کثرت پاتے یہ ہیں"** کا مقصد اسی عظیم آیت کی روشنی میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دی گئی عظیم الشان عطاؤں پر غور و فکر کرنا ہے۔ اللہ پاک

کی طرف سے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دی گئی یہ بے پایاں عطا نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان کو بیان کرتی ہے، بلکہ اس میں ہر مسلمان کے لئے یہ پیغام بھی پوشیدہ ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت اور محبت میں دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ہمارے لیے یہ ترغیب بھی موجود ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت اور شریعتِ مطہرہ کی اتباع کے ذریعے ہم بھی ان عظیم نعمتوں میں سے حصہ پاسکتے ہیں۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ یہ رسالہ ہماری فکر و عمل کو روشن کرے اور ہمیں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت اور ان کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

(اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں)

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

الحمد لله الأكبر، الكريم البر، العالى الأطهر، الوهاب الأظهر، الغفور الأنور، الذى أنزل القرآن مشعل النور والبصائر، وأرسل نبيَّه محمداً الهادى إلى سُبُل الخيرات والمآثر، فصلى الله وسلم على سيدنا محمد، صاحب الحوض المورود والكوثر، وعلى آله الطاهرين الأبرار، وأصحابه الأتقياء الأخيار، الذين نشروا دين الحق فى المشارق والمغارب، فأضحوا للهدى منارات وأنوارًا، وعلى من تبعهم بإحسان إلى يوم القرار۔

اللهم صل وسلم وبارك على النبى المصطفى، وعلى آله الأتقياء، وأصحابه الأوفياء، وعلى من سار على نهجهم واقتفى، وعلى سائر الأنبياء والمرسلين، وعلى من دعا بدعوتهم إلى يوم الدين.

شاہِ بحر و بر، مدینے کے تاجور، انبیاء کے سرور، رسولوں کے افسر، رسولِ انور، محبوبِ رب داور، خلق کے رہبر، شفیعِ روز محشر، ساقیِ کوثر، والیِ کوثر، مالکِ کوثر، وارثِ کوثر، صاحبِ کوثر، سرورِ کوثر، قاسمِ کوثر، سیدِ دو عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعریف و توصیف میں اللہ پاک نے قرآنِ عظیم میں متعدد آیات نازل فرمائی ہیں۔ انہی میں سے ایک عظیم، مشہور و معروف سورۃ الکوثر کی یہ آیت ہے جس میں ربِ کائنات نے اپنے محبوب کے متعلق فرمایا:

﴿اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اے محبوب! بے شک ہم نے

تمھیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔[1]

سورۃ الکوثر قرآنِ کریم کی مختصر ترین سورت ہے، تین آیات پر مشتمل ہے اور کل بیالیس حروف کا مجموعہ ہے، لیکن معانی و مطالب، لطائف و دقائق اور فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے نہایت پُر معنٰی اور عظمت کی حامل ہے۔ اس کی تفسیر و تفصیل میں جو کچھ لکھا گیا ہے، یا لکھا جائے گا وہ اس کے علوم و معانی اور اسرار و رموز کے بحرِ زخار سے چند قطرے ہیں۔

سورۂ کوثر تک جتنی بھی سورتیں ہیں ان تمام میں اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مختلف خصوصیات اور کمالات کو بیان کیا۔ ان کے غلاموں کے اوصاف و کمالات، اجر و ثواب کو بیان فرمایا، اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دشمنوں کو ہلاک و برباد کرنے والے مجاہدین کے گھوڑوں کی بھی قسم یاد فرمائی اور ان کی عظمت و حرمت کو واضح فرمایا، دشمنوں کی ذلت و رسوائی، دنیا و آخرت میں ناکامی و محرومی، ابابیل جیسے کمزور وناتواں پرندوں کے ذریعے تباہی و بربادی، آخرت کی دہکتی آگ کا ایندھن بننا وغیرہ بیان کرکے فرمایا: ﴿اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱)﴾ یعنی تیرے کِن کِن اوصاف و کمالات کو گنا جائے! کِن کِن خوبیوں کا احاطہ کیا جائے! کس ذہن میں یہ تاب و تواں ہے کہ تیرے مدارج و مراتب کو پاسکے۔

خلاصہ یہ کہ ہم نے آپ کو اتنا دیا جو شمار و حساب سے باہر ہے اور عدد جس کے احاطہ سے قاصر ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

1...پ30، الکوثر:01

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کابندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

یہ سورتِ طیبہ بعد والی سورتوں کے لئے مَبْدا و اساس ہے اور آنے والی آیاتِ بینات کے لئے اصل اور بنیاد ہے۔[2]

آیت کی تفسیر میں متفرق اقوال

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں جن کا خلاصہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

1. کوثر سے مراد نبوت ہے، یہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔
2. کوثر سے مراد قرآن ہے، یہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔
3. کوثر سے مراد اسلام ہے، یہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔
4. کوثر سے مراد جنّتی نہر ہے، یہ ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے۔
5. کوثر سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حوض ہے، جس پر قیامت کے دن لوگ کثرت سے آئیں گے، یہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

2...کوثر الخیرات، 7-10

6. کوثر سے مراد خیرِ کثیر (بے پناہ بھلائی) ہے، یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

7. کوثر سے مراد امت کی کثرت ہے، یہ حضرت ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

8. کوثر سے مراد ایثار (دوسروں کو ترجیح دینا) ہے، یہ حضرت ابنِ کیسان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

9. کوثر سے مراد بلند ذکر (رفیع ذکر) ہے، اور یہ "فوعل" کے وزن پر کثرت سے ہے۔(3)

10. کوثر سے مراد اخلاقِ حسنہ ہیں جیسا کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔

11. کوثر سے مراد دیگر بلند مراتب ہیں جن میں مقامِ محمود، لِواء ممدود، اور حوضِ مورود شامل ہیں۔(4)

12. کوثر سے مراد اولاد ہے۔

13. کوثر سے مراد علمائے امت ہیں۔(5)

14. کوثر سے مراد معجزات ہیں۔

3...تفسیر الماوردی 6/354

4...مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، 9/509، تحت الحدیث: 5566

5...لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، 9/51

15. کوثر سے مراد معرفت ہے۔

16. کوثر سے مراد شفاعت ہے۔[6]

پہلا مشہور قول

اس باب میں سب سے مشہور و معروف تفسیر یہ ہے کہ اس سے مراد جنتی نہر ہے جو اللہ پاک نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خاص انعام کے طور پر عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ تفسیرِ خازن میں ہے:

سب سے زیادہ معتبر قول جس پر جمہور علماء کا اتفاق ہے، وہ یہ ہے کہ کوثر سے مراد جنتی نہر ہے، جیسا کہ حدیث میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔[7]

اسی طرح المواہب اللدنیہ میں ہے: یہ (کوثر) ایک جنتی نہر ہے، اور یہی قول سلف اور خلف کے ہاں مشہور اور معروف ہے۔[8]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب میں جنت میں سیر کر رہا تھا، تو میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کنارے خول دار موتیوں کے قبے تھے۔ میں نے کہا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ”یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے، اور اس کی مٹی خالص مشک کی ہے۔“[9]

6...الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1/52

7...تفسیر الخازن لباب التاویل فی معانی التنزیل، 4/480

8...المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 2/524

9...بخاری، 8/120، حدیث: 6581

تفسیرِ طبری میں ہے: اہلِ تفسیر نے "الکوثر" کے معنٰی میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ ایک جنتی نہر ہے جو اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو عطا فرمائی ہے۔[10] اس پر مندرجہ ذیل احادیث و آثار دلالت کرتے ہیں۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "الکوثر" ایک جنتی نہر ہے جس کے کنارے سونے اور چاندی کے ہیں، یہ موتیوں اور یاقوت پر بہتی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے کہ آپ نے فرمانِ باری تعالیٰ "اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾" (اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں) کے بارے میں فرمایا: "یہ ایک جنتی نہر ہے، جس کے کنارے سونے کے ہیں، اس کا بہاؤ موتیوں اور یاقوت کے درمیان ہے، اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اور اس کی مٹی کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔"

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "الکوثر" ایک جنتی نہر ہے جس کے کنارے سونے اور چاندی کے ہیں، یہ یاقوت اور موتیوں پر بہتی ہے، اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ "الکوثر" کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: "یہ جنت کے وسط میں ایک نہر ہے جس کے کنارے موتیوں اور یاقوت سے بنے محل ہیں، اس کی مٹی خوشبودار ہے، اور اس میں جو برتن ہیں وہ آسمان کے ستاروں کی تعداد

10... تفسیر الطبری، 24/679

کے برابر ہیں۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معراج پر لے جایا گیا، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جنت میں ایک نہر کے پاس لے گئے جس کے کنارے موتیوں اور زمرد سے بنے محل تھے، اس کی خوشبو کستوری کی طرح تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا: "اے جبرائیل! یہ نہر کیا ہے؟" حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: "یہ وہی کوثر ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے آپ کے رب نے چھپا رکھی ہے۔"(11)

دوسرا قول

اس باب میں دوسرا مشہور قول یہ ہے کہ اس سے مراد حوضِ کوثر ہے۔ اور اس کے متعلق بھی کثیر احادیث آئی ہیں جن میں حوضِ کوثر کے احوال کو بیان کیا گیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "میرا حوض (لمبائی میں) ایک مہینے کی مسافت جتنا ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس سے پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔" ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: "اور اس کے کنارے ایک جیسے ہیں۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے میرا حوض ہے۔ جس کے دونوں کناروں کے درمیان کا فاصلہ

11... تفسیر الطبری، 24/679 تا 682 ملتقطا

جربا اور اذرح کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے۔ کچھ راویوں نے کہا کہ یہ (جربا اور اذرح) دونوں شام کی بستیاں ہیں جن کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔

ایک روایت میں ہے: ”اس میں آسمان کے ستاروں کی مانند برتن ہیں، جو اس سے ایک بار پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان کا فاصلہ صنعاء اور مدینہ کے درمیانی فاصلے جتنا ہے۔“ ایک روایت میں ہے: ”یہ فاصلہ مدینہ اور عمان کے درمیانی فاصلے جتنا ہے۔“

ایک اور روایت میں آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرمایا: ”میرا حوض ایلہ اور صنعاء (یمن) کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے، اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر برتن ہیں۔“

نوٹ: فاصلہ اور لمبائی کی مختلف روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ یہ سب کثرت و وسعت کو بیان کرنے کے لیے آیا ہے، فی الواقع حوضِ کوثر کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی کتنی ہے یہ تو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ”میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حوض کے برتن کیسے ہوں گے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس کے برتن خاص طور پر صاف رات میں، آسمان کے ستاروں اور سیاروں سے زیادہ ہیں۔ جو اس سے پی لے گا اسے

کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس میں جنت سے دو نالیاں بہتی ہیں جو اس میں پانی ڈالتی ہیں، اس کا طول و عرض عمان اور ایلہ کے درمیانی فاصلے جتنا ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔"

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "بیشک میں اپنے حوضِ کوثر کے کنارے لوگوں کو پیچھے دھکیل رہا ہوں گا اور اہلِ یمن کے لیے جگہ بنا رہا ہوں گا۔ میں اپنی لاٹھی سے انہیں ہٹا رہا ہوں گا یہاں تک کہ ان پر پانی بہے (یعنی وہ پانی پی لیں)۔"

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حوض کی چوڑائی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "میری جگہ سے عمان تک ہے۔" آپ سے اس کے پانی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں جنت سے دو نالیاں آ رہی ہیں، ایک سونے کی اور دوسری چاندی کی۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے دو گروہ میرے پاس آئیں گے، اور انہیں حوض سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے رب! میرے ساتھی! تو کہا جائے گا: تمہیں معلوم ہو کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا۔ وہ اپنے دین سے پیچھے ہٹ گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے ہٹاؤں گا جیسے اجنبی اونٹ کو پانی سے ہٹایا جاتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: میرا حوض ایلہ سے عدن تک پھیلا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اس حوض سے بعض لوگوں کو ایسے ہٹاؤں گا جیسے ایک شخص اجنبی اونٹوں کو اپنے اونٹوں سے ہٹاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تم وضو کے آثار کی وجہ سے سفید اور چمکتے ہوئے آؤ گے، یہ نشان تمہارے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں ہو گا۔ (12)

دونوں اقوال میں تطبیق

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں اقوال میں یہ تطبیق بیان فرمائی ہے کہ شاید یہ حوض جنت کی اس نہر میں نصب ہو جس کا ماقبل ذکر ہوا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ نہر اسی کوثر کا حصہ یعنی اسی سے نکلی ہوئی ہو، تو اس صورت میں یہ حوض مثلِ چشمہ ہو گا۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”دوسرا قول یہ ہے کہ کوثر ایک حوض ہے، اور اسی بارے میں روایات مشہور ہیں۔ (نہر اور حوض والے) دونوں اقوال کے درمیان موافقت اس طرح بیان کی جاسکتی ہے کہ شاید وہ نہر حوض میں آکر گرتی ہو، یا یہ کہ نہریں اسی حوض سے بہتی ہوں، تو اس صورت میں وہ حوض ایک منبع کی طرح ہو گا۔“(13)

اس تطبیق کی تائید امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کی ہے۔ چنانچہ، فتح

12... تفسیر الخازن لباب التاویل فی معانی التنزیل، 4/480 تا 483 ملتقطا

13... تفسیر الرازی، 32/124

الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:

اللہ پاک کا فرمان: ﴿اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴾ (اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں) اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کوثر سے مراد وہ نہر ہے جو حوض میں گرتی ہے، اور یہ حوض کی مادی اساس ہے، جیسا کہ اس باب کی ساتویں حدیث میں صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ سورۂ کوثر کی تفسیر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اسی طرح کی حدیث آئی ہے، جس میں مزید وضاحت ہے۔

اور حوض کو "کوثر" کے نام سے موسوم کرنا بھی معروف ہے، جیسے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں آیا ہے کہ "کوثر" حوض ہے جس پر میری امت آئے گی۔ حالانکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حوض کے خصوصی ہونے کا مشہور ہے، لیکن ترمذی نے سمرہ کی حدیث سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ ہر نبی کے لیے حوض ہے، اور اس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ مرفوع ہے یا مرسل، اور مرسل کو صحیح سمجھا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مرسل بھی ابنِ ابی الدنیا نے حسن سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے، اور وہ اپنے حوض پر اپنی عصا سے کھڑے ہوں گے اور اپنی امت کو دعوت دے رہے ہوں گے۔" اور یہ کہ وہ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ کس کی امت زیادہ ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ میں سب سے زیادہ پیروکاروں والا نبی ہوں گا۔

اور طبرانی نے سمرہ کی حدیث کو دوسری سند سے مرفوعاً نقل کیا ہے لیکن اس میں کچھ ضعف ہے۔ ابن ابی الدنیا نے بھی ابو سعید کی حدیث سے روایت کیا ہے:

"ہر نبی اپنی امت کو بلائے گا، اور ہر نبی کا ایک حوض ہو گا۔ کچھ کے پاس بہت لوگ آئیں گے، کچھ کے پاس تھوڑے، کچھ کے پاس ایک یا دو، اور کچھ کے پاس کوئی نہیں آئے گا۔ اور میں قیامت کے دن سب سے زیادہ پیروکاروں والا نبی ہوں گا۔"

اگرچہ اس روایت میں کچھ ضعف ہے، لیکن یہ بات ثابت ہے کہ حوضِ کوثر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک خاص شرف ہے، جس میں پانی جمع ہو گا۔ یہ خصوصیت کسی اور نبی کو نہیں دی گئی۔ سورۃ الکوثر میں اللہ پاک نے اس نعمت کا ذکر بطورِ احسان اور انعام کے کیا ہے۔(14)

سبحان اللہ! حوضِ کوثر کی نعمت میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت کے لیے بھی خصوصی شرف ہے، جہاں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی امت کو حوضِ کوثر سے پانی پلائیں گے اور جو لوگ اس پانی کو پئیں گے وہ کبھی پیاسے نہیں ہوں گے۔ اس نہر کو "الکوثر" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ کثرتِ خیر اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا کیے گئے بہت سے انعامات میں سے ایک عظیم انعام ہے۔

تیسرا قول (شانِ نزول)

یہ بھی کہا گیا ہے کہ "کوثر" سے مراد نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اولاد ہے، کیونکہ یہ سورت ان لوگوں کے جواب میں نازل ہوئی جو نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اولاد نہ ہونے کی وجہ سے عیب لگاتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایسی نسل عطا فرمائے گا جو زمانے کے گزرنے کے ساتھ باقی رہے گی۔

14...فتح الباری لابن حجر، 11/467

دیکھیں کہ کتنے لوگ اہلِ بیت میں سے شہید ہوئے، پھر بھی دنیا ان سے بھر گئی ہے، اور کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا ہو۔(15)

قطع نظر اس کے کہ سورۂ کوثر کی اس آیت کی تفسیر کے بارے میں متعدد اقوال ہیں جن کی اجمالی فہرست شروع میں بیان کر دی گئی ہے۔ اور اگر ان میں سے ہر ایک قول کی تفصیل لکھی جائے تو ہر قول پر الگ الگ باب، بلکہ کتاب بھی تیار ہو سکتی ہے۔ مگر یہاں طوالت سے بچتے ہوئے محض تین مشہور اقوال کی چند تصریحات ذکر کر دی گئی ہیں، جس کے بعد اب اس کے بارے میں قولِ فیصل اور ایسی موافق تفسیر و تطبیق ملاحظہ فرمائیں جس سے سارے تفسیری اقوال ایک ہی قول میں جمع ہو جائیں گے۔

قولِ فیصل

اگرچہ مشہور اقوال میں کوثر سے مراد حوض و نہرِ کوثر ہے، یونہی دیگر سب اقوال بھی تفاسیر وغیرہ میں ذکر کئے گئے ہیں مگر حق یہ ہے کہ اس میں حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کو ملنے والی ہر طرح کی بھلائی و کثرت شامل ہے، اور تفاسیر وغیرہ میں دیگر چیزوں کے متعلق ذکر کردہ اقوال اسی کثرت کی انواع و افراد ہیں۔ چنانچہ، اسی کی تصریح کرتے ہوئے حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”کوثر“ فَوْعَلْ کے وزن پر ہے جس کا مطلب ہے ”کثرت“، اور اس سے مراد بہت زیادہ خیر و بھلائی ہے جو اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا فرمائی ہے، چاہے وہ قرآن ہو یا نبوت، امت کی کثرت ہو یا دیگر بلند مراتب۔ ان مراتب میں

15...المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 2/524

مقامِ محمود، لواءِ حمد (حمد کا جھنڈا) اور حوضِ کوثر شامل ہیں۔ ان میں کوئی تضاد نہیں ہے، بلکہ یہ سب کوثر میں داخل ہیں، اگرچہ اس کی حوض کے معنٰی میں شہرت زیادہ ہے۔[(16)]

اسی طرح کا قول لمعات میں شیخ عبد الحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا ہے۔[(17)] بلکہ اسی معنٰی کی ترجیح محدثِ بریلی، اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے "کوثر" کا ترجمہ "بے شمار" سے کیا ہے، اور اسی کی طرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر بھی اشارہ کرتا ہے:

اِنَّا　　　اَعْطَيْنٰكَ　　　الْكَوْثَر

ساری　کثرت　پاتے　یہ　ہیں

مگر اس کے باوجود سورۂ کوثر کو حوضِ کوثر سے جو شہرت و مناسبت حاصل ہے وہ کسی پر مخفی نہیں۔ لہٰذا آئندہ صفحات میں اسی کوثر سے متعلق اقوال و آثار بیان کئے جائیں گے۔

کوثر سے متعلق چند احادیث و اقوال

حوض کے معنٰی "پانی کا جمع ہونا اور بہنا" کے ہیں، اسی سے "حیض یعنی رحم سے خون بہنا" ہے۔ اصطلاح میں پانی کے تالاب کو حوض کہا جاتا ہے۔[(18)]

حوضِ کوثر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مرحمت ہوا، حق ہے۔ اِس حوض کی

16...مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، 9/509، حدیث: 5566

17...لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، 9/51

18...مراٰۃ المناجیح، 7/403

مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتی کے قُبّے ہیں، چاروں گوشے برابر یعنی زاویے قائمہ ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس پر برتن ستاروں کی گنتی سے بھی زیادہ ہیں، جو اس کا پانی پیے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا، اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا۔[19]

ایک قول یہ ہے کہ حضور کے حوض دو ہیں: ایک میدانِ محشر میں، دوسرا جنت میں، دونوں کا نام کوثر ہے۔ محشر والے حوض کا پانی مومنوں کو اعمال کے وزن سے پہلے ملے گا۔ تمام نبیوں کے الگ الگ حوض ہوں گے، حضور کے حوض کا نام کوثر ہے، کوثر کے معنٰی ہیں بہت ہی زیادہ۔ بعض دیگر شارحین نے فرمایا کہ حوضِ کوثر ایک ہی ہے جنت میں وہاں سے ایک نہر میدانِ محشر میں آئے گی (اور یہی صواب ہے)۔[20]

کوثر پر ایمان لازم

امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں فرماتے ہیں: علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرتے ہوئے امام قرطبی نے "المفہم" میں فرمایا کہ ہر مکلف شخص پر یہ واجب ولازم ہے کہ وہ اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ پاک نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو حوضِ کوثر کے ساتھ ایک خاص فضیلت عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام اور اس کے اوصاف صحیح احادیث میں واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں۔

19...بہارِ شریعت، 01/145

20...مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، 07/403

علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں کہ حوضِ کوثر کے متعلق تیس سے زیادہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے احادیث مروی ہیں جو صحیحین اور دیگر کتابوں میں موجود ہیں۔ اور ان احادیث کو تابعین اور بعد والوں نے بھی نقل کیا ہے، اور سلف و خلف اہلِ سنت نے اس (حوضِ کوثر) پر اجماع کیا ہے۔ جبکہ بعض مبتدعین نے اس کی تکذیب کی ہے اور اسے ظاہری معنیٰ پر محمول کیا ہے، اور اس کی تفسیر میں غلو کیا ہے، حالانکہ نہ تو عقلاً اس میں استحالہ ہے اور نہ ہی کوئی ضرورت ہے کہ اسے تاویل کی طرف مائل کیا جائے، یہ سلف کے اجماع کی مخالفت اور ائمہ کے مکتبہ فکر سے انحراف ہے۔[21]

ساری امت کی کوثر پر حاضری

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ تھے، ہم ایک جگہ ٹھہرے تو آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”تم ایک لاکھ میں سے ایک حصہ ہو، جو حوض پر آئیں گے۔“ پوچھا گیا: اس وقت تم کتنے تھے؟ انہوں نے کہا: ”ہم سات سو یا آٹھ سو تھے۔“[22]

مذکورہ بالا حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس سے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ساری امت مراد ہے کہ ان شاء اللہ ہر امتی حوضِ کوثر پر حاضر ہو گا وہاں کا پانی پیئے گا، کیوں نہ پیئے کہ وہ اس کے نبی کا حوض ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

21...فتح الباری لابن حجر، 11/467

22...تفسیر الخازن لباب التاویل فی معانی التنزیل، 4/480

یہ فقط سمجھانے کے لیے ہے ورنہ حضور کی امت تو اربوں کھربوں کی تعداد میں ہے۔ آج مسلمان دنیا میں قریباً ایک ارب ہیں پھر تا قیامت کتنے ہوں گے ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔[23]

حوضِ کوثر کی روانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”کوثر ایک جنتی نہر ہے، تو جو شخص اس کی روانی کی آواز سننا چاہے وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالے۔[24]

حوض کے چار ستون

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ”میرے حوض کے چار ستون ہیں: پہلا ستون ابو بکر کے ہاتھ میں ہے، دوسرا ستون عمر کے ہاتھ میں ہے، تیسرا عثمان کے ہاتھ میں ہے، اور چوتھا علی کے ہاتھ میں ہے۔ جس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اور عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا، اسے ابو بکر رضی اللہ عنہ پانی نہیں پلائیں گے۔ (اور جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا، اسے عمر رضی اللہ عنہ پانی نہیں پلائیں گے)۔ اور جس نے عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کی اور علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا، اسے عثمان رضی اللہ عنہ پانی نہیں پلائیں گے۔ اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے

23...مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، 7/457

24...صفۃ الجنۃ لابن ابی الدنیا، ص90

بغض رکھا، اسے علی رضی اللہ عنہ پانی نہیں پلائیں گے۔ جس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے دین کو قائم کیا، جس نے عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے راہِ حق کو واضح کیا، جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے اللہ کے نور سے روشنی حاصل کی، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے مضبوط کڑی کو تھام لیا اور جس نے میرے صحابہ کے بارے میں اچھی بات کہی، وہ مومن ہے، اور جس نے میرے صحابہ کے بارے میں برے الفاظ کہے، وہ منافق ہے۔ (25)

عظیم تحفہ

تحفے تحائف اگرچہ بظاہر چھوٹے اور تھوڑی مقدار میں ہوں، لیکن اگر وہ کسی عظیم شخصیت کی طرف سے آئیں، تو وہ عظیم بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ اگر ایک عظیم بادشاہ اپنے کسی خادم کو عزت کے طور پر ایک سیب بھی دے دے تو وہ ایک عظیم اعزاز شمار کیا جاتا ہے، یہ اعزاز اس لیے نہیں کہ خود سیب میں کوئی خاص لذت ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ عظیم بادشاہ کی طرف سے دیا گیا ہے، جو اسے عظیم بنا دیتا ہے۔ یونہی کوئی بزرگ کسی کو کوئی معمولی چیز بھی دے تو اسے عظیم سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح یہاں "کوثر" اگرچہ خود میں ہی بہت زیادہ اور عظیم تحفہ ہے، لیکن چونکہ یہ تمام مخلوقات کے بادشاہ (اللہ پاک) کی طرف سے عطا کیا گیا ہے، اس لیے اس کی عظمت اور کمال میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ (26)

25...الکشف والبیان عن تفسیر القرآن، 30/362

26...تفسیر الرازی، 32/121

محض فضلِ الٰہی

اللہ پاک نے ''اَعْطَیْنٰكَ'' (ہم نے تمہیں دیا) فرمایا، نہ کہ ''اَعْطَیْنَا الرَّسُول'' یا ''اَعْطَیْنَا النَّبی'' یا ''اَعْطَیْنا العالم'' یا ''اَعْطَیْنا المطیع'' فرمایا۔ کیونکہ اگر اللہ پاک ایسا فرماتا تو یہ ظاہر ہوتا کہ یہ عطا کسی خاص وصف کی بنا پر دی گئی ہے۔ لیکن چونکہ اللہ پاک نے صرف ''اَعْطَیْنٰكَ'' فرمایا، اس کا مطلب ہے کہ یہ عطا کسی شرط یا وصف پر مبنی نہیں ہے، بلکہ یہ محض اللہ کے انتخاب اور مشیت پر ہے۔(27)

حبیب پر عطاؤں کی برسات

حضرت خلیل (ابراہیم) علیہ السلام نے کہا: {اور مجھے ان میں سے کر دے، جو چین کے باغوں کے وارث ہیں} [الشعراء:85]، اور محبوب (حضرت محمد) صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے خود اللہ پاک نے فرمایا: {ہم نے تمہیں کوثر دیا} [الکوثر:1] اللہ پاک اپنے محبوب اور خلیل، تمام نبیوں، ساری آل اور تمام صالحین پر اپنی رحمتیں اور درود بھیجے۔(28)

فقراء کے لیے خوشخبری

ابنِ ماجہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے حوضِ کوثر پر فقراء مہاجرین آئیں گے، جن کے کپڑے میلے اور بال بکھرے ہوں گے، وہ ایسی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے جو عیش و عشرت

27...تفسیر الرازی، 32/122

28...لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، 9/240

کی زندگی گزارتی ہیں، اور ان کے لیے دروازے نہیں کھولے جاتے۔"(29)

راوی کہتے ہیں کہ جب یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی تو وہ اتنا روئے کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ انہوں نے فرمایا: "یہ بات طے ہے کہ میں اپنے جسم سے لگا ہوا کپڑا اس وقت تک نہیں دھوؤں گا جب تک وہ میلا نہ ہو جائے، اور میں اپنے سر میں تیل نہیں لگاؤں گا یہاں تک کہ میرے بال بکھر نہ جائیں۔"(30)

عاشقانِ رسول واہلِ بیت کے لیے خوشخبری

سفیان بن اللیل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میری حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس آرہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "سب سے پہلے حوضِ کوثر پر میرے اہلِ بیت اور میری امت میں سے وہ لوگ آئیں گے جو مجھ سے محبت کرتے ہیں۔"(31)

حوضِ کوثر سے محرومی کے اسباب

حوضِ کوثر سے محرومی کا ذکر احادیثِ مبارکہ میں کئی مقامات پر آیا ہے، جہاں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان اعمال اور اوصاف کا ذکر فرمایا ہے جو قیامت کے دن لوگوں کو اس عظیم نعمت سے محروم کر دیں گے۔ ان میں سے چند اہم اسباب درج ذیل ہیں:

29...ابن ماجہ، 4/519، حدیث: 4303

30...الجواھر الحسان فی تفسیر القرآن، 5/632

31...السنۃ لابن ابی عاصم، 2/348

ایک روایت میں ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: "ولیرفعن لی رجال منکم، ثم لیختلجن دونی، فأقول: یا رب، أصحابی، فیقال لی: إنك لا تدری ما أحدثوا بعدك"، یعنی میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے، میں انہیں پانی دینا چاہوں گا تو انہیں مجھ سے دور کر دیا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں، اللہ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کچھ ایجاد کیا۔(32)

یہ اور اس قسم کی دیگر روایات نے علماء کے درمیان اس بات پر اختلاف پیدا کیا ہے کہ ان سے مراد کون لوگ ہیں اور اس کا اصل مفہوم کیا ہے؟ علماء نے اس کے مختلف احتمالات بیان کیے ہیں:

(1)منافقین اور مرتدین

ایک رائے کے مطابق اس سے مراد نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے کے منافقین اور مرتدین ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ قیامت کے دن نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان لوگوں کو ان کی ظاہری نشانیوں سے پہچانیں اور انہیں اپنا امتی سمجھیں، لیکن اللہ پاک کی طرف سے بتایا جائے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے اور دین میں تبدیلی کر دی تھی اس لیے انہیں حوض سے روکا جا رہا ہے۔

(2)زمانہ خلافت میں مرتد ہونے والے

دوسری رائے کے مطابق اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

32...مسند احمد، 7/239، حدیث:4180

کے زمانے میں اسلام لائے لیکن آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مرتد ہو گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی، جیسے مسیلمہ کذاب کے پیروکار۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم انہیں پہچانیں گے اور اللہ کی طرف سے بتایا جائے گا کہ یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے۔

(3) اہلِ بدعت اور بڑے گناہ گار

ایک اور رائے کے مطابق ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے اسلام کے اندر رہتے ہوئے بدعات ایجاد کیں یا وہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے لیکن شرک یا کفر کے مرتکب نہیں ہوئے۔ یہ لوگ توحید پر مرے، لیکن بدعتوں اور معاصی سے توبہ نہ کی۔ اس رائے کے مطابق یہ لوگ لازمی طور پر جہنم میں نہیں جائیں گے، بلکہ انہیں حوضِ کوثر سے بطورِ سزا روکا جائے گا پھر اللہ کی رحمت سے انہیں بغیر عذاب کے جنت میں داخل کیا جا سکتا ہے۔

(4) اہلِ بدعت اور ظالم حکمران

امام ابنِ عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد ہر وہ شخص ہے جس نے دین میں بدعت ایجاد کی، جیسے خوارج، روافض اور دوسرے فرقے جنہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ اسی طرح اس حدیث سے مراد وہ ظالم حکمران بھی ہیں جنہوں نے ظلم و زیادتی کی، حق کو پامال کیا اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا۔ ایسے لوگ بھی اس حدیث کے مصداق ہو سکتے ہیں اور ان پر حوضِ کوثر سے دور کر دیے جانے کا خوف

ہے۔[33]

(5)عذر قبول نہ کرنا

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا پیش کیا ہوا عذر قبول نہیں کرتا، اس کے بارے میں حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی اپنے کسی گناہ کا عذر پیش کرے اور وہ اس کا عذر قبول نہ کرے، تو قیامت کے دن حوضِ کوثر پر نہ آسکے گا۔"[34]

(6)اہلِ بیت سے بغض یا حسد

وہ لوگ جو اہلِ بیت سے بغض یا حسد رکھتے ہیں، ان کے بارے میں بھی یہ روایت موجود ہے کہ انہیں قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے کوڑوں سے دور کیا جائے گا۔[35]

یہ چند اہم اسباب اور روایات ہمیں یہ پیغام دیتی ہیں کہ شریعتِ اسلامی کی کامل پیروی کرتے ہوئے عفو و درگزر کا راستہ اختیار کیا جائے، اور خلافِ شریعت اعمال سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اخلاص کے ساتھ اللہ پاک اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع کی جائے تاکہ قیامت کے دن حوضِ کوثر کی عظیم نعمت سے محرومی نہ ہو، بلکہ

33... تفسیر الخازن لباب التاویل فی معانی التنزیل، 4/482

34... کنز العمال، 3/378

35... المعجم الاوسط، 2/33، حدیث: 2405

شریعتِ اسلامیہ کی پابندی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سچی غلامی کی بدولت حوضِ کوثر پر حاضری کی سعادت نصیب ہو۔

سورۂ کوثر کے معارض کا عبرت ناک انجام

ابو یوسف القزوینی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص تھا جس کا نام ہذیل بن واسع تھا، وہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہ نابغہ ذبیانی کی نسل سے ہے۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ کہا کہ اللہ پاک نے اس پر ایک وحی نازل کی ہے جو سورۃ الکوثر کے معارض (مقابل) ہے۔ ایک آدمی نے اس سے کہا: "مجھے وہ سناؤ"، تو اس نے کہا:

"إنا أعطيناك الجواهر، فصل لربك وهاجر، فما يؤذيك إلا فاجر" (بیشک ہم نے آپ کو جواہرات دیے، پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور ہجرت کرو، اور تمہیں صرف فاجر ہی تکلیف دے گا)۔

اس کے بعد قسری (ایک حکومتی شخص) نے اسے پکڑ لیا، قتل کیا اور اسے سولی پر چڑھا دیا۔ پھر ایک آدمی اس کے پاس سے گزرا اور کہا:

"إنا أعطيناك العمود، فصل لربك من قعود، بلا ركوع ولا سجود، فما أراك تعود" (بیشک ہم نے تمہیں ستون دیا، پس اپنے رب کے لیے بیٹھ کر بغیر رکوع اور سجدہ کے نماز پڑھو، اور میں نہیں دیکھتا کہ تم دوبارہ آؤ گے)۔

یہ واقعہ طنز و مزاح کا ایک نمونہ ہے جو ان لوگوں کے ساتھ پیش آیا جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے تھے۔ [36]

36...اخبار الظراف والمتماجنین، ص130

حوضِ کوثر اور آبِ زم زم میں سے کونسا پانی افضل ہے؟

کوثر کی فضیلت و عظمت آبِ زم زم سے بھی زیادہ ہے؛ کیونکہ یہ ایک اُخروی عظیم نعمت ہے جو مسلمانوں کو عطا کیا جائے گی جبکہ آبِ زم زم دنیاوی نعمت ہے۔

چنانچہ اس کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”آخرت میں عند اللہ وہی چیز قدر و منزلت والی ظاہر ہو گی جو یہاں دنیا میں بھی ایسی ہو گی۔ اور جو چیز آخرت میں افضل ہو گی وہ ہر جگہ افضل ہو گی اور جب آپ نے آخرت میں کوثر کے افضل ہونے کا اعتراف کر لیا تو ضروری ہے کہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں افضل ہو، اور کیوں نہ ہو کہ زم زم دنیا کا پانی ہے اور کوثر آخرت کا پانی ہے اور آخرت کا درجہ اور فضیلت بڑی ہے، نیز کوثر کا پانی جنّت سے نکلتا ہے۔“

قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :یغث فیه میزابان یمدانه من الجنة احدهما من ذهب والاخر من ورق رواه مسلم عن ثوبان رضی اللہ تعالی عنه وقال صلی اللہ تعالی علیه وسلم :الا ان سلعة اللہ غالیة الا ان سلعة اللہ الجنة ثم هو انفع لامته صلی اللہ تعالی علیه وسلم من شرب منه لم یظمأ ابدا ولم یسود وجهه ابدا وقد امتن اللہ سبحانه به علی افضل انبیائه صلی اللہ تعالی علیه وسلم فکان افضل

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کوثر میں دو میزاب (نالے) گرتے ہیں دونوں جنّت سے آکر گرتے ہیں ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہے۔ اس حدیث کو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مسلم نے روایت کیا ہے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: غور کرو اللہ پاک کا سامان گراں قیمت والا ہے اور اللہ پاک کا سامان جنّت ہے پھر کوثر

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اُمت کیلئے وہاں زیادہ نفع مند ہے جو بھی اسے سے نوش کرے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا اور نہ ہی اس کا چہرہ کبھی سیاہ ہو گا، اور اللہ پاک نے کوثر کے ذریعے حضور افضل الانبیاء صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر احسان فرمایا ہے لہٰذا کوثر ہی سب سے افضل ہے۔[37]

آخر میں اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے دستِ مبارک سے کوثر کے جام پینے کی سعادت عطا فرمائے اور اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی شفاعت کے صدقے جنت الفردوس میں حضور کا پڑوس عطا فرمائے۔ آمین۔

37...فتاویٰ رضویہ، 3/248-249

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1 63 حکایات وواقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات 3 ارشاداتِ اعلی حضرت
4 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات وواقعات
5 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات
6 آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات 9 فضائلِ درودِ پاک
10 عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول 11 حکایاتِ احیاء العلوم
12 کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات
13 علمِ غیبِ مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں
14 آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15 حکایاتِ روح البیان
16 حیاتِ انبیاء پر عمدہ دلائل 17 سود کی تباہ کاریاں
18 امام اعظم کی ذہانت کے 200 واقعات 19 صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں
20 اخلاقِ مصطفی قرآن کی روشنی میں 21 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی ۱۱۱ نصیحتیں
22 شانِ ولی 23 زبان کی آفات 24 خدمتِ والدین کا صلہ 25 توسل پر عمدہ دلائل
26 عدمِ سایۂ مصطفیٰ پر عمدہ دلائل 27 قیلولہ اور سائنس 28 حفظِ قرآن کے فضائل
29 عاشقانِ رسول کی قبریں 30 امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت
31 ساری کثرت پاتے یہ ہیں

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1 حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت
2 تخریج احادیثِ فیضانِ سنت 3 مسئلہ سماعِ موتی پر علمی و تحقیقی گفتگو
4 تلخیص رسالہ حیات الموات فی بیان سماع الاموات
5 تلخیص رسالہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا
6 تلخیص رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

مکتبہ افکارِ رضا
MAKTABA AFKAR-E- RAZA
+923155322470
/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786
+923169168614 /IAMKAMRANMADANI